البرہان فی تجوید القرآن

مصنف

حافظ قاری محمد بخش الازہری

ناشر

جمعیت اشاعت اہلسنت

نور مسجد کاغذی بازار میٹھادر کراچی-74000

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

البرهان فی تجوید القرآن

مصنف

حافظ قاری محمد بخش الازہری

ناشر

جمعیت اشاعت اہلسنت

نور مسجد کاغذی بازار، میٹھادر کراچی۔ 74000

فون: 2439799

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

نام کتاب	:	البرہان فی تجوید القرآن
مصنف	:	حافظ قاری محمد بخش الازہری
معاون	:	مفتی محمد عطا اللہ نعیمی
ضخامت	:	
تعداد	:	2000
سن اشاعت	:	جولائی 2005ء

ناشر

جمعیت اشاعت اہلسنت

نور مسجد کاغذی بازار، میٹھادر کراچی-74000

فون: 2439799

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

محترم جناب استاد القراء قاری محمد بخش صاحب الازہری زید لطفہٗ موجودہ صدر مدرس شعبہ تجوید قرأت دار العلوم حنفیہ غوثیہ پی۔ای۔سی۔ایچ۔ سوسائٹی کراچی نے فن قرأت وتجوید پر ایک کتاب "البرھان فی تجوید القرآن" تحریر فرمائی ہے حضرت قاری صاحب دنیا کی مشہور یونیورسٹی جامعہ الازہر مصر سے فارغ ہیں اور اعلیٰ درجہ کی سند رکھتے ہیں امید ہے کہ آپ کی یہ تصنیف، قرأت وتجوید پڑھنے والے طلبہ کیلئے انشاء اللہ بہت مفید ثابت ہوگی۔ اللہ تعالیٰ قاری صاحب کی اس تصنیف کو مقبول فرما کر طلبہ کیلئے مفید ونافع بنائے۔ آمین ثم آمین

بحرمتہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

بندہ محمد شفیع الخطیب اوکاڑوی غفرلہٗ
صدر دار العلوم حنفیہ غوثیہ کراچی
مورخہ۔ 18-2-84

تقریظ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ علٰی عبادہ الذی اصطفٰی

امّا بعد فقیر کیلئے یہ امر باعث مسرت ہے کہ جو کام فقیر اپنی گونا گوں مصروفیات کے باعث اور احباب کے پے در پے اصرار کے باوجود انجام نہ دے سکا وہ کام فقیر کے راشد تلامذہ میں سے حافظ قاری محمد بخش لاڑکانوی ثم الازہری نے انجام دیا جو تقریباً تیرہ برس تک جامعہ ازہر یونیورسٹی کے طالب علم رہ کر درجہ تخصیص کی سند حاصل کر کے آئے ہیں اور رسالہ "البرھان فی تجوید القرآن" مرتب فرما کر مدرسین اور طلباء تجوید وقرأت کیلئے بے بہا خدمت انجام دی ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ اس فن کے متعلق متعدد کتب موجود ہیں لیکن بمصداق "ہر کہ آمد عمارت نو ساخت" کے تحت ہر ایک کو قدرت کچھ نہ کچھ خصوصی انعام کے ساتھ نوازتی ہے اور وہ اپنی خصوصی صلاحیتوں سے دوسروں کو بھی محروم نہیں کرتے بلکہ آئندہ آنے والی نسلوں کیلئے بھی یادگار کے طور پر کتاب کی شکل میں ہدیہ ناظرین کرتے ہیں تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ اس سے استفادہ کرتے ہوئے اپنے لئے اور پڑھنے لکھنے والوں کیلئے باعث اجر وثواب ہو۔ امید ہے شائقین فن تجوید وقرأت اس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے آئندہ قاری محمد بخش ازہری کو مزید خدمت کا موقع عطا فرمائیں گے اور سبعہ عشرہ کے متعلق بھی وہ کچھ نہ کچھ تحریر فرما کر اہلسنت والجماعت پر احسان عظیم فرمائیں گے، خداوندان کے علم وعمل میں برکت اور عمر میں ترقی عطا فرمائے، آمین

فقط قاری محمد طفیل نقشبندی مجددی

حیدرآباد سندھ

1-6-1983

کلمات مؤلف

سب تعریفیں اس اللہ رب العزت کیلئے جس نے انسان کو پیدا کیا۔ اور اسکو نطق کی نعمت سے نوازا

صلوٰۃ وسلام ہوں۔ اس رسول امی پر جو "وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا" کے نزول سے مشرف ہوئے

امّا بعد اللہ تعالیٰ قرآن حکیم کی حفاظت کا ذمہ دار ہے اور اس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے "اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ" میں فرمایا ہے مسلمانوں کا ہمیشہ سے یہ دستور رہا ہے کہ وہ قرآن حکیم کی تعلیم وتدوین اور قرأت کی خدمت میں ایک دوسرے سے مسابقت کرتے رہتے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے میں نے اپنی عمر کا ایک حصہ قرآن حکیم کی خدمت میں گزارا اور اس دوران جو معلومات ومکشوفات ہوئے انہیں "البرھان فی التجوید القرآن" میں قبولیت کی امید پر جمع کیا ہے اللہ تعالیٰ سے سوال ہے کہ قرآن حکیم پڑھنے والے کو اس کتاب سے نفع دے اور مجھے آخرت میں بہتر جزا عطا فرمائے۔

آمین

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تجوید کا لغوی معنی ﴿ خوبصورتی کے ساتھ پڑھنا ہے

تجوید کا اصطلاحی معنی ﴿ ہر حرف کو صفات کا لحاظ رکھتے ہوئے اپنے مخرج سے ادا کرنا

تجوید کا حکم ﴿ تجوید کا عام حکم فرض کفایہ ہے اس پر عمل کرنا یا سیکھنا فرض عین ہے اور یہ حکم خاص ہے جیسے علماء کرام' حفاظ اور وہ لوگ جو قرآن کریم کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں ان کیلئے تجوید کا سیکھنا ضروری اور لازم ہے

تجوید کی فضیلت ﴿ اس علم کی فضیلت اس لئے ہے کہ اس کا تعلق قرآن کریم سے ہے

تجوید کی بنیاد ﴿ قرأت اور تجوید کی بنیاد قرأت کے ائمہ نے رکھی ہے ان ائمہ کرام میں سے ایک کا نام خلیل بن احمد الفراہیدی ہے

علم تجوید کا فائدہ ﴿ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی رضامندی حاصل کرنا اور دنیا وآخرت میں کامیابی حاصل کرنا

تجوید کی دلیل ﴿ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا فرمان "وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا" ہے

تجوید کا موضوع ﴿ "اِعْطَاءُ الْحُرُوْفِ حَقَّهَا وَمُسْتَحَقَّهَا"

علم تجوید میں حروف کے مخارج اور صفات سے بحث کی جاتی ہے یعنی ہر ایک

حرف کو مخرج سے ادا کرنا اور صفات لازمہ جیسے جہر' شدت' استعلا' اطباق وغیرہ اور صفات عارضہ جیسے تفخیم' ترقیق اور اظہار، ادغام، اقلاب' اخفاء، غنّہ وغیرہ

غلطی دو قسم کی ہوتی ہے ﴿ نمبر 1 لحن جلی 2 لحن خفی

لحن جلی کا لغوی معنی ﴿ ایسی خطا' جو الفاظ پر واقع ہو اور جس سے معنی اور حروف پر تغیر آجائے اسے لحن جلی کہتے ہیں

لحن جلی کا اصطلاحی معنی ﴿ ایک حرف کا دوسرے حرف کے ساتھ تغیر جیسے طا کو دال پڑھنا یا طا کو تا پڑھنا یا صاد کو سین پڑھنا وغیرہ اور طا میں حرف استفلا کو ترک کرنا اور حرکت کا تفسیر کرنا۔ جیسے الحمد کی دال پر زبر دینا اور انعمت کے ت پر پیش پڑھنا یا اس طرح پڑھنا کہ معنی تبدیل ہو جائے۔ اس طرح قرآن پاک پڑھنا حرام اور ناجائز ہے اس طرح پڑھنے سے نماز نہیں ہوتی اور پڑھنے والا گناہگار ہوگا' لحن جلی کا حکم مکروہ تحریمی ہے۔

لحن خفی ﴿ ایسی خطا جو الفاظ اور بعض احکام پر واقع ہو جس سے معنی میں تبدیلی نہ آئے اسے لحن خفی کہتے ہیں جیسے غنہ کو ترک کرنا اور ادغام' اخفا' اقلاب کو ترک کرنا اور مدوں کو چھوٹا بڑا کرنا اور صفات عارضہ مزینہ کا خیال نہ کرنا اس طرح پڑھنے سے نماز ہو جائیگی مگر یہ مکروہ تنزیہی کے حکم میں ہے۔

تعوذ کا حکم ﴿ تعوذ کا حکم جمہور قراء کے نزدیک مستحب ہے اور بعض قراء کے نزدیک واجب ہے اور اس کا مختار صیغہ یہ ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

تعوذ کی حالتیں ﴿ تعوذ کی چار حالتیں ہیں

دو حالتیں یہ ہیں کہ محفل اور مقام تعلیم کے دوران بلند آواز سے پڑھنا اور
دو حالتیں یہ ہیں' نماز اور منفرد کی صورت میں آہستہ پڑھنا۔

قرآن کریم شروع کرتے وقت تعوذ و تسمیہ پڑھنے کے طریقے

قرآن کریم شروع کرتے وقت تعوذ اور تسمیہ پڑھنے کے چار طریقے ہیں

نمبر1، وصل کل ﴾ سب کو ملا کر پڑھنا

نمبر2، فصل کل ﴾ سب کو جدا جدا کر کر پڑھنا

نمبر3، قطع الاول ووصل الثانی بالثالث ﴾ پہلے کو جدا کرنا دوسرے کو تیسرے کے ساتھ ملانا

نمبر4، وصل الاول بالثانی وقطع الثالث ﴾ پہلے کو دوسرے کے ساتھ ملانا اور تیسرے کو جدا کرنا

دو سورتوں کے درمیان پڑھنے کے تین طریقے جائز ہیں

نمبر1، وصل کل نمبر2، فصل کل نمبر3، فصل الاول ووصل الثانی بالثالث یہ تینوں طریقے پڑھنا جائز ہیں

چوتھا طریقہ وصل الاول بالثانی وقطع الثالث' دو سورتوں کے درمیان پڑھنا ناجائز ہے

سبب۔ اس طریقہ کے ناجائز ہونے کا سبب یہ ہے کہ بسم اللہ کا تعلق بعد والی سورۃ سے ہے نہ کہ پہلے والی سورۃ سے

سورۃ انفال اور سورۃ توبہ کے درمیان پڑھنے کے تین طریقے جائز ہیں

نمبر1، وصل نمبر2، وقف نمبر3، سکتہ

قرأت پڑھنے کے طریقے

قرأت پڑھنے کے چار طریقے ہیں

نمبر1، ترتیل ﴾ ہر ایک حرف کو صفات کا لحاظ رکھتے ہوئے اپنے مخرج سے ادا کرنا اور وقوف کا لحاظ رکھتے ہوئے ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا

نمبر2، تحقیق ﴾ یہ طریقہ بھی ترتیل کی طرح ہے مگر مقام تعلیم کے وقت استعمال ہوتا ہے

نمبر3، تدویر ﴾ قرآن پاک کو تجوید کے احکام کے ساتھ ترتیل اور حدر کے درمیان پڑھنا

نمبر4، حدر ﴾ قرآن پاک کو احکام تجوید کا لحاظ کرتے ہوئے جلدی جلدی پڑھنا

ان چاروں طریقوں میں سے افضل طریقہ ترتیل ہے کیونکہ قرآن پاک ترتیل میں نازل ہوا ہے

باب المخارج

مخارج، مخرج کی جمع ہے اور جمہور کے قول کے مطابق مخارج عامہ پانچ ہیں

1۔جوف 2۔حلق 3۔لسان 4۔شفتین 5۔خیشوم اور بعض کے قول کے مطابق مخارج خاصہ چار ہیں

1۔حلق 2۔لسان 3 شفتین 4۔خیشوم

مخرج کا لغوی معنی ﴾ مخرج کہتے ہیں حروف کے نکلنے کی جگہ کو

مخرج کا اصطلاحی معنی ﴾ حروف کے نکلنے کی جگہ جہاں تک کہ ایک دوسرے حرف کی پہچان ہو

1۔جوف ﴾ منہ کے اندر کے حصے کو جوف کہتے ہیں

اس میں سے تین حروف نکلتے ہیں

1۔الف ساکن ماقبل زبر جیسے قال

2۔یا ساکن ماقبل زیر جیسے قیل

3۔واؤ ساکن ماقبل پیش جیسے یقول

ان حروف کو حروف مدہ یا ھوائیہ کہتے ہیں

حلق

حلق کے تین حصے ہیں

(i)۔ اقصیٰ حلق (ii)۔ اوسط حلق (iii)۔ ادنیٰ حلق

1۔اقصیٰ حلق ﴾ حلق کے آخری حصہ سے دو حروف نکلتے ہیں۔ ء ، ھ

2۔وسط حلق ﴾ حلق کے درمیانی حصہ سے دو حروف نکلتے ہیں۔ع، ح

3۔ادنیٰ حلق ﴾ حلق کے اوپر والے حصے سے دو حروف نکلتے ہیں۔غ، خ

ان حرف کو حرف "حلقیہ" کہتے ہیں

لسان

اس کے چودہ اصول ہیں۔

اقصیٰ لسان ﴾ زبان کی جڑ جب تالو سے لگے تو حرف "ق" نکلتا ہے

اقصیٰ لسان ﴾ زبان کی جڑ جب تالو سے لگے تو حرف "ک" نکلتا ہے

مگر "ق" سے تھوڑا آگے کی طرف' ان حروف کو "حروف لہویہ" کہتے ہیں

نمبر 7۔وسط لسان ﴾ زبان کا درمیانی حصہ جب تالو سے لگے تو تین حروف نکلتے ہیں ج، ش، ی۔ ی متحرک اور ی ساکن ماقبل زبر ہو جیسے يَعْلَمُوْنَ وَالصَّيْفِ ان حروف کو "حروف شجریہ" کہتے ہیں

نمبر 8۔حافتہ لسان ﴾ زبان کا کنارہ ڈاڑھوں کی جڑ سے لگے تو "ض" نکلتا ہے یہ حرف دونوں طرف سے نکلتا ہے مگر بائیں طرف سے آسانی سے نکلتا ہے اسکو حرف "حافیہ" کہتے ہیں

نمبر 9۔طرف لسان ﴾ زبان کا کنارہ اوپر والے دانتوں کی جڑ سے لگے تو حرف "لام" نکلتا ہے یہ حرف دونوں طرف سے نکلتا ہے مگر دائیں طرف سے آسانی سے نکلتا ہے۔

نمبر 10۔طرف لسان ﴾ زبان کا کنارہ جب اوپر والے دانتوں کی جڑ سے لگے تو حرف نون متحرک اور مظہر نکلتا ہے مگر لام کے مخرج سے تھوڑا آگے کی طرف

نمبر 11۔طرف لسان مع ظہرہ﴾ زبان کا کنارہ اور پشتِ زبان اوپر والے دانتوں کی جڑ سے لگے تو حرف "را" نکلتا ہے مگر "ن" کے مخرج سے تھوڑا آگے کی طرف ان حروف کو حروف "طرفیہ ذلقیہ" کہتے ہیں

نمبر 12۔رأس لسان﴾ نوک زبان ثنایا علیا کی جڑ سے لگے تو تین حروف نکلتے ہیں ط،د،ت۔ انکو حروف "نطعیہ" کہتے ہیں

نمبر 13۔رأس لسان﴾ نوک زبان جب ثنایا علیا کے کنارے سے لگے تو تین حروف نکلتے ہیں ظ، ذ، ث ان حروف کو حروف "لثویہ" کہتے ہیں

نمبر 14۔رأس لسان﴾ نوک زبان جب ثنایا علیا اور ثنایا سفلی کے درمیان آئے تو تین حروف نکلتے ہیں ص، س، ز ان کو حروف "اسلیہ" کہتے ہیں

شفتین

اس کے دو اصول ہیں

نمبر 1 ۔بطن شفہ﴾ ثنایا علیا کا کنارہ نیچے والے ہونٹ کے پیٹ سے لگے تو حرف "ف" نکلتا ہے

نمبر 2 ۔شفتان معاً﴾ دونوں ہونٹ مل جائیں تو یہ حروف نکلتے ہیں و، ب، م اگر دونوں ہونٹ مل کر کھلیں تو حرف واؤ نکلتا ہے ف، م، ب، واؤ ان حروف حروف "شفویہ" کہتے ہیں

نمبر 17۔خیشوم﴾ ناک کے اندرونی حصہ سے نون مشدّد اور میم مشدّد اور ن مدغم اور ن مخفا نکلتے ہیں

مخارج میں تین مذاہب ہیں۔

نمبر1، سترہ مخارج ہیں۔ یہ مذہب خلیل بن احمد، ابن الجزری، نحاۃ اور جمہور کا ہے ہم اس پر عمل کرتے ہیں

نمبر2، سولہ مخارج ہیں اور یہ مذہب سیبویہ اور امام شاطبی کا ہے

نمبر3، چودہ مخارج ہیں۔ یہ مذہب قطرب، جرمی اور فراء کا ہے

سوال۔ سولہ مخارج کیوں ہیں؟

جواب۔ جنہوں نے سولہ مخارج کہے ہیں انہوں نے مخرج جوف کے حروف یعنی الف کو ہمزہ کے ساتھ یاء کو یاء متحرک کے ساتھ اور واؤ ساکن کو واؤ متحرک کے ساتھ ملایا ہے۔

سوال۔ چودہ مخارج کیوں ہیں؟

جواب۔ انہوں نے مخرج جوف کو ترک کیا ہے اور ل، ن، ر کا مخرج ایک کیا ہے لیکن تینوں حروف کا بیک وقت ایک مخرج سے ادا کرنا مشکل ہے اس لئے ہر ایک حرف اپنے مخرج سے ادا کیا جائے گا اور ہر ایک حرف کو اپنا حق دینا ہوگا اس لئے ان کا مخرج ایک نہیں ہوسکتا۔

صفات متضادہ

صفت کا لغوی معنی﴾ کسی چیز کے معنی یا عمدگی بیان کرنے کو صفت کہتے ہیں جیسے سفید، کالا، اور صفات جمع ہے صفت کی

صفت کا اصطلاحی معنی﴾ حرف کی عارضی کیفیت کا جاننا جب وہ اپنے مخرج سے نکلے جیسے جہر، شدت، رخوہ، استعلا، وغیرہ اسی طرح یہاں صفات سے مراد حروف کی آواز میں عمدگی پیدا کرنا ہے۔

صفات متضادہ دس ہیں اور مندرجہ ذیل ہیں

نمبر1، ہمس﴾ ہمس کا لغوی معنی کمزوری اور اصطلاحی معنی یہ ہے کہ اس کے حروف ادا کرتے وقت سانس جاری رہتا ہے اور آواز کی کمزوری کے ساتھ مخرج کے اوپر اعتماد کم کیا جائے اس کے دس حروف ہیں

فَحَثَّهُ شَخْصٌ سَكَتْ

نمبر2، جہر﴾ جہر کا لغوی معنی ہے اعلان یعنی بلند کرنا اور اصطلاحی معنی یہ ہے کہ اس کے حروف ادا کرتے وقت سانس بند رہے اور قوت کے ساتھ مخرج کے اوپر اعتماد کیا جائے اس کے انیس حروف ہیں ماسوائے حروف ہمس کے تمام حروف ہجی۔

نمبر3، شدت﴾ شدت کا لغوی معنی ہے طاقت اور اصطلاحی معنی یہ ہے کہ اس کے حروف ادا کرتے وقت آواز بند رہے۔ اور طاقت کے ساتھ مخرج کے اوپر اعتماد کیا جائے اس کے آٹھ حروف ہیں۔

أَجِدُ قَطٍ بَكَتْ

نمبر3، توسط﴾ توسط کا لغوی معنی ہے اعتدال یعنی درمیان اور اصطلاحی معنی یہ ہے کہ اس کے حروف ادا کرتے وقت اعتدال رہے اور سانس نہ کمزور ہو نہ طاقتور اس کے پانچ حروف ہیں

لِنْ عُمَرُ

نمبر4، رخوہ﴾ رخوہ کا لغوی معنی ہے لین یعنی نرمی اور اصطلاحی معنی ہیں۔ اس کے حروف ادا کرتے وقت آواز جاری رہے اور مخرج کے اوپر اعتماد کم کیا جائے اس کے سولہ حروف ہیں ماسوائے شدت اور توسط کے

نمبر5، استعلا﴾ استعلا کے لغوی معنی ارتفاع یعنی بلند کرنا ہے اور اصطلاحی معنی اس کے حروف ادا کرتے وقت زبان کا بلند ہونا ہے اس کے سات حروف ہیں

خُصَّ ضَغْطٍ قِظْ

نمبر6، استفال﴾ استفال کا لغوی معنی ہے نیچے کرنا اور اصطلاحی معنی اس کے حروف ادا کرتے وقت زبان کا نیچے رہنا ہے اس کے بائیس حروف ہیں ماسوائے حروف استعلا کے۔

نمبر7، اطباق﴾ اطباق کا لغوی معنی ہے مل جانا اور اصطلاحی معنی ہیں کہ اس کے حروف ادا کرتے وقت زبان تالو سے مل جائے اس کے چار حروف ہیں

ص، ض، ط، ظ

نمبر8، الفتاح﴾ الفتاح کا لغوی معنی جدا رکھنا اور اصطلاحی معنی اس کے حروف ادا کرتے وقت زبان تالو سے علیحدہ رہتی ہے اس کے پچیس حروف ہیں ماسوائے حروف اطباق کے۔

نمبر9، اذلاق ﴾ اذلاق کا لغوی معنی ہے کنارہ اور اصطلاحی معنی ہے اس کے حروف زبان اور شفتین سے آسانی سے ادا ہوتے ہیں اس کے چھ حروف ہیں

فَرَّ مِنْ لُبٍّ

نمبر10، اصمات ﴾ اصمات کا لغوی معنی ہے روکنا اور اصطلاحی معنی ہے اس کے حروف کا اپنے مخرج سے مضبوطی اور جماؤ کے ساتھ ادا ہونا اس کے تیئس (۲۳) حروف ہیں ماسوائے اذلاق کے۔

صفات غیر متضادہ

صفات غیر متضادہ سات ہیں

نمبر1۔ صفیر ﴾ صفیر کا لغوی معنی ہے آواز کا پرندے کی آواز کی طرح ہونا۔ اور اصطلاحی معنی ہے کہ آواز دانتوں سے نکلے اور اس کے حروف ادا کرتے وقت آواز پرندے کی آواز سے مشابہت رکھتی ہو اس کے حروف تین ہیں ص، س، ز

نمبر2۔ قلقلہ ﴾ قلقلہ کا لغوی معنی ہے جنبش دینا' اور اصطلاحی معنی ہے کہ اس کے حروف ادا کرتے وقت آواز میں جنبش کا پایا جانا۔ اس کے پانچ حروف ہیں قطب جد ۔ جب یہ حروف ساکن ہوں یا وقف کی حالت میں ان حروف کو ساکن کیا جائے

مراتبِ قلقلہ تین ہیں

پہلے درجہ کا قلقلہ "طا" میں دوسرے درجہ کا "جیم" میں اور تیسرے درجہ کا قاف' با اور دال میں

اور دوسرا قول ہے کہ پہلے درجہ کا قلقلہ "ق" میں اور دوسرے درجہ کا "ط" میں اور

تیسرے درجے کا قلقلہ ج، ب، د میں

نمبر3۔ انحراف ﴾ انحراف کے لغوی معنی ہے مائل کرنا اور اصطلاحی معنی یہ ہے کہ اس کے حروف ادا کرتے وقت زبان کا ایک مخرج سے دوسرے مخرج کی طرف مائل ہونا اس کے دو حروف ہیں ل، ر

نمبر4۔ لین ﴾ لین کا لغوی معنی ہے نرمی اور اصطلاحی معنی ہے اس کے حروف کو ادا کرتے وقت آواز میں آسانی کا پایا جانا اس کے دو حروف ہیں و، ی

نمبر5۔ تکریر ﴾ تکریر کے لغوی معنی ہے دہرانا، اور اصطلاحی معنی ہے اس کے حروف کو ادا کرتے وقت آواز میں تکرار کا پیدا ہونا اس کا ایک حرف ہے "را"

نمبر6۔ تفشی ﴾ تفشی کا لغوی معنی ہے پھیل جانا اور اصطلاحی معنی یہ ہے کہ اس کے حروف کو ادا کرتے وقت آواز کا منہ کے اندر پھیل جانا اس کا ایک حرف ہے "ش"

نمبر7۔ استطالہ ﴾ استطالہ کا لغوی معنی ہے لمبا کرنا، اور اصطلاحی معنی میں اس کے حروف کو ادا کرتے وقت آواز شروع سے لیکر آخر مخرج تک لمبی کرنا اس کا ایک حرف ہے "ض"

اختلاف الصفات

صفات میں چار مذاہب ہیں

نمبر1، بعض کے نزدیک چالیس سے زیادہ صفات ہیں

نمبر2، بعض کے نزدیک سولہ صفات ہیں انہوں نے صفت ا[illegible]اق کو شمار نہیں کیا

نمبر3، بعض کے نزدیک چودہ صفات ہیں انہوں نے صفت [illegible]ذلاق' انحراف اور

لین کوشمار نہیں کیا

نمبر4، اکثر قراء نحویوں اور جمہور کے نزدیک سترہ 17 صفات ہیں اور مختار قول بھی یہی ہے یہ مذہب امام ابن الجزری کا ہے

صفات قوی

صفات قوی بارہ ہیں

1 جہر، 2 شدّت ، 3 استعلاء ، 4 اِطباق ، 5 اِصمات ، 6 صفیر 7 قلقلہ ، 8 انحراف ، 9 تکریر ، 10 تفشی ، 11 استطالہ ، 12 غُنّہ

ان میں سے قوی صفات پانچ ہیں

1 جہر ، 2 شدت ، 3 استعلاء ، 4 اطباق ، 5 قلقلہ

صفات ضعیفہ سات ہیں

1، ہمس ، 2، رِخوہ ، 3، استفال ، 4، الفتاح ، 5، اذلاق ، 6، لین

7، خفا   اس کے چار حروف ہیں الف واؤ یا اور ھا

ان حروف میں تمام صفات ضعیفہ پائی جاتی ہیں

صفت توسط نہ ضعیف ہے نہ قوی بلکہ درمیانی ہے

جدول عدد الصفات فی الحروف

نمبر شمار	حروف	عدد صفات	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۱	ء	5	مجہورہ	شدیدہ	مستفل	منفتح	مصمتہ		
۲	ب	6	مجہورہ	شدیدہ	مستفل	منفتح	مذلق	قلقلہ	
۳	ت	5	مہموسہ	شدیدہ	مستفل	منفتح	مصمتہ		
۴	ث	5	مہموسہ	رخوہ	مستفل	منفتح	مصمتہ		
۵	ج	6	مجہورہ	شدیدہ	مستفل	منفتح	مصمتہ	قلقلہ	
۶	ح	5	مہموسہ	رخوہ	مستفل	منفتح	مصمتہ		
۷	خ	5	مہموسہ	رخوہ	استعلا	منفتح	مصمتہ		
۸	د	6	مجہورہ	شدیدہ	مستفل	منفتح	مصمتہ	قلقلہ	
۹	ذ	5	مجہورہ	رخوہ	استعلا	منفتح	مصمتہ		
۱۰	ر	5	مجہورہ	متوسط	مستفل	منفتح	مذلق	انحراف	تکریر
۱۱	ز	6	مجہورہ	رخوہ	مستفل	منفتح	مصمتہ	صفیر	
۱۲	س	6	مہموسہ	رخوہ	مستفل	منفتح	مصمتہ	صفیر	
۱۳	ش	6	مہموسہ	رخوہ	مستفل	منفتح	مصمتہ	تفشی	
۱۴	ص	6	مہموسہ	رخوہ	استعلا	مطبقہ	مصمتہ	صفیر	
۱۵	ض	6	مجہورہ	رخوہ	استعلا	مطبقہ	مصمتہ	استطالیہ	
۱۶	ط	6	مجہورہ	شدیدہ	استعلا	مطبقہ	مصمتہ	قلقلہ	
۱۷	ظ	5	مجہورہ	رخوہ	استعلا	مطبقہ	مصمتہ		
۱۸	ع	5	مجہورہ	متوسط	مستفل	منفتح	مصمتہ		
۱۹	غ	5	مجہورہ	رخوہ	مستفل	منفتح	مصمتہ		
۲۰	ف	5	مہموسہ	رخوہ	مستفل	منفتح	مذلقہ		
۲۱	ق	6	مجہورہ	شدیدہ	مستفل	منفتح	مصمتہ	قلقلہ	
۲۲	ک	5	مہموسہ	شدیدہ	مستفل	منفتح	مصمتہ		
۲۳	ل	6	مجہورہ	متوسط	مستفل	منفتح	مذلقہ	منحرف	
۲۴	م	5	مہموسہ	متوسط	مستفل	منفتح	مذلقہ		
۲۵	ن	5	مجہورہ	متوسط	مستفل	منفتح	مذلقہ		
۲۶	و	6	مجہورہ	رخوہ	مستفل	منفتح	مصمتہ	لین	
۲۷	ہ	5	مہموسہ	رخوہ	مستفل	منفتح	مصمتہ		
۲۸	ی	6	مجہورہ	رخوہ	مستفل	منفتح	مصمتہ	لین	
۲۹									

نون ساکن اور تنوین

نون ساکن کی تعریف ﴾ ن ساکن وہ ہے جس کے اوپر زبر زیر اور پیش نہیں ہوتا' مگر اس کے اوپر سکون ہوتا ہے مثلاً مَنۡ عَنۡ یہ ن ساکن اسم فعل اور حرف میں آتا ہے۔

تنوین ﴾ تنوین کا لغوی معنی ہے پرندے کے مشابہہ آواز نکالنا اور اصطلاحی معنی ہے کہ تنوین کلمے کے آخر میں اور کلمہ سے زائد آتی ہے مگر لکھنے اور پڑھنے میں علیحدہ ہوتی ہے اور اسم کے آخر میں آتی ہے تنوین وصل کی حالت میں باقی رہتی ہے اور وقف کی حالت میں گر جاتی ہے۔

نون ساکن اور تنوین کے درمیان فرق

ن ساکن اصلی ہوتا ہے اور تنوین کلمہ سے زائد ہوتی ہے

نون ساکن اور تنوین کے احکام چار ہیں ﴾ **نمبر 1:** اظہار **نمبر 2:** ادغام **نمبر 3:** اقلاب **نمبر 4:** اخفا

1 اظہار ﴾ اظہار کا لغوی معنی ہے ظاہر کرنا اور اصطلاحی معنی ہے ہر حرف کو مخرج سے نکالنا اور اظہار کے حروف میں غنہ نہ کرنا' جب ن ساکن اور تنوین کے بعد کوئی اظہار کے حروف میں سے آجائے وہاں نون ساکن اور تنوین کو ظاہر کرکے پڑھا جائے اور غنہ نہ کیا جائے حروف اظہار چھ ہیں ء ، ہ ، ع ، ح ، غ ، خ ان کو حروف "حلقیہ" کہتے ہیں

نون ساکن اور تنوین کے بعد اظہار کی مثالیں

حرف	نون ساکن کی مثالیں ایک کلمہ میں	نون ساکن کی مثالیں دو کلمہ میں	تنوین کی مثالیں دو کلموں میں
الھمزہ	یَنۡأَوۡنَ	مَنۡ اٰمَنَ	جَنّٰتٍ اَلۡفَافًا
الھاء	یَنۡھَوۡنَ	مِنۡ ھَادٍ	جُرُفٍ ھَارٍ
العین	اَنۡعَمۡتَ	مَنۡ عَمِلَ	سَمِیۡعٌ عَلِیۡمٌ
الحاء	وَانۡحَرۡ	فَاِنۡ حَآجُّوۡكَ	عَلِیۡمٌ حَلِیۡمٌ
الغین	فَسَیُنۡغِضُوۡنَ	مِنۡ غِلٍّ	رَبٌّ غَفُوۡرٌ
الخاء	وَالۡمُنۡخَنِقَةُ	مِنۡ خَیۡرٍ	عَلِیۡمٌ خَبِیۡرٌ

سبب الاظہار ۔ بعد المخرج

ترجمہ ﴾ نون ساکن اور تنوین حروف حلقی سے دور ہیں' اس لئے نون ساکن اور تنوین کو ظاہر کرکے پڑھا جائے۔

نمبر 2 ادغام ﴾ ادغام کا لغوی معنی ہے پہلے حرف کو دوسرے حروف میں ضم کرنا (ملانا) اور اصطلاحی معنی ہے پہلا حرف ساکن دوسرے حرف متحرک میں ضم ہو جائے' دونوں حروف کا ایک آواز میں مشدد ہونا' اور زبان دونوں حروف کی ادائیگی کے وقت مرتفع یعنی بلند ہو جائے' ادغام کا پہلا حرف ساکن یا متحرک ہوتا ہے دوسرا حرف متحرک اور مشدد ہوتا ہے ادغام کے چھ حروف ہیں۔

ی ، ر ، م ، ل ، و ، ن جن کا مجموعہ یرملون ہے

ادغام کی قسمیں ﴿ ادغام کی دو قسمیں ہیں

نمبر 1: ادغام بغنہ   نمبر 2: ادغام بلاغنہ

نمبر 1 ادغام بغنہ ﴿ ادغام بغنہ کا معنی ہے ن ساکن اور تنوین کی صفت باقی رہے ادغام بغنہ کے چار حروف ہیں جن کا مجموعہ "ینمو" ہے۔ ی ، ن ، م ، و یہ چار حروف جب نون ساکن اور تنوین کے بعد واقع ہو جائیں۔ تو ادغام بغنہ ہوگا اور ادغام ہمیشہ دو کلموں میں ہوتا ہے۔

ان چار حروف کی مثالیں

حروف	ن ساکن کے بعد دو کلموں میں مثالیں	تنوین کی دو کلموں میں مثالیں
ی	مَنۡ یَّقُوۡلُ	بَرۡقٌ یَّجۡعَلُوۡنَ
ن	مِنۡ نِّعۡمَةٍ	یَوۡمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ
م	مِنۡ مَّالِ اللّٰهِ	عَذَابٌ مُّقِيۡمٌ
و	مِنۡ وَّلِیٍّ	یَوۡمَئِذٍ وَّاهِيَةٌ

ان سب جملوں کا حکم ادغام بغنہ ہے

اظہار مطلق ﴿ جب نون ساکن کے بعد حرف واؤ اور یا ایک کلمہ میں آجائے ان کا حکم اظہار مطلق ہوگا۔ اور ایسی مثالیں قرآن کریم میں صرف چار ہیں۔

نون ساکن کے بعد حرف ''ی'' کی مثال۔ اَلدُّنۡيَا بُنۡيَانٌ

نون ساکن کے بعد حرف ''و'' کی مثال صِنۡوَانٌ قِنۡوَانٌ

ادغام بلاغنہ ﴿ ادغام بلاغنہ کا معنی ہے کہ نون ساکن اور تنوین کی صفت باقی نہ رہے۔ ادغام بلاغنہ کے دو حروف ہیں لام اور را جب یہ حروف نون ساکن اور تنوین کے بعد آئینگے تو ادغام بلاغنہ ہوگا اور یہ ادغام دو کلموں میں ہوتا ہے۔

ادغام بلاغنہ کی مثالیں

حروف	نون ساکن کے بعد دو کلموں میں مثالیں	تنوین کے بعد دو کلموں میں مثالیں
لام	مِنۡ لَّدُنۡهُ	یَوۡمَئِذٍ لَّخَبِیۡرٌ
را	مِنۡ رَّبِّهِمۡ	غَفُوۡرُ الرَّحِیۡمُ

اسباب الادغام

اسباب الادغام تین ہیں۔

نمبر 1، تماثل ﴿ تماثل نون میں ہے اس لئے کہ نون ساکن اور تنوین کے ہم مثل ہیں

نمبر 2، تقارب ﴿ تقارب لام اور را میں ہے اس لئے کہ نون ساکن اور تنوین لام اور را کے قریب ہیں

نمبر، 3 تجانس ﴿ تجانس وٗی اور م میں ہے اس لئے کہ نون ساکن اور تنوین سے وٗی م کا مخرج دور ہے۔

اقلاب﴾ اقلاب کا لغوی معنی ہے بدلنا اور اصطلاحی معنی ہے کہ نون ساکن اور تنوین کو غنہ کرتے ہوئے میم کے ساتھ بدلنا اقلاب کا ایک حرف ہے "ب"

اقلاب کی مثال

نون ساکن کے بعد مثال مِنْ بَعْدِ اَنْ بُوْرِكَ

تنوین کے بعد مثال عَلِيْمٌ بِذَاتِ زَوْجٍ بَهِيْجٍ

سبب الاقلاب﴾ میم اور ب کے درمیان تجانس ہے یہاں تک کہ ادائیگی کرتے وقت آسانی پائی جاتی ہے

نمبر 4 اخفا﴾ اخفا کا لغوی معنی ہے شے کو شے میں چھپانا اور اصطلاحی معنی ہے حروف کی آواز کا صفت کے ساتھ اظہار اور ادغام کی درمیانی حالت میں پہلے حرف میں غنہ کے ساتھ رہنا۔ اور ان حروف کے ادا کرتے وقت زبان کا (اعتدال) درمیان میں رہنا اور حروف اخفا تشدید سے خالی ہوتے ہیں

اخفا کے پندرہ حروف ہیں

قال الشاعر

صِفْ ذَا ثَنَا كَمْ جَادَ شَخْصٌ قَدْ سَمَا

دُمْ طَيِّبًا زِدْ فِيْ تُقًى ضَعْ ظَالِمًا

نون ساکن کے بعد اخفا کی مثالیں ایک کلمہ میں

حروف	ایک کلمہ میں مثالیں
ص	مَنْصُوْرًا
ذ	اَنْذَرْتُكُمْ
ث	مَنْثُوْرًا
ك	مِنْكُمْ
ج	تُنْجِيْ
ش	اَنْشَاَ
ق	يَنْقُضُوْنَ
س	مِنْسَاَتَهٗ

حروف	ایک کلمہ میں مثالیں
د	اَنْدَادًا
ط	يَنْطِقُوْنَ
ز	يَنْزِفُوْنَ
ف	اَلْاَنْفَالُ
ت	اَنْتَ الْعَزِيْزُ
ض	مَنْصُوْرًا
ظ	يَنْظُرُوْنَ

اخفا کی مثالیں نون ساکن کے بعد دو کلموں میں

حرف	امثال
ص	مِنْ صَلْصَالٍ
ذ	مَنْ ذَا الَّذِيْ
ث	مِنْ ثَمَرَةٍ
ک	مَنْ كَانَ
ج	مَنْ جَآءَ

حرف	امثال
ش	مِنْ شَرٍّ
ق	مِنْ قَبْلِ
د	مِنْ دَآبَّةٍ
ط	مِنْ طَيِّبَاتِ
ت	مَنْ تَابَ

حرف	امثال
ز	فَاِنْ زَلَلْتُمْ
ف	فَاِنْ فَاتَكُمْ
ض	مَنْ ضَلَّ
ظ	مَنْ ظَلَمَ
س	مِنْ سُوْٓءٍ

تنوین کے بعد اخفاء کی مثالیں

حرف	امثال
ص	رِيحًا صَرصَرًا
ذ	سَوَاءً ذَالِكَ
ث	تَمهِيدًا ثُمَّ
ك	رِزقٌ كَرِيمٌ
ج	فَصَبرٌ جَمِيلٌ

حرف	امثال
ش	عَلِيمٌ شَيئًا
ق	ثَمَنًا قَلِيلًا
س	عَابِدَاتٍ سَائِحَاتٍ
د	قِنوَانٌ دَانِيَةٌ
ط	حَلَالًا طَيِّبًا

حرف	امثال
ز	يَومَئِذٍ زُرقًا
ف	سُوءٍ فَاسِقِينَ
ت	جَنَّاتٍ تَجرِي
ض	مَسجِدًا ضِرَارًا
ظ	قَومٍ ظَلَمُوا

نون ساکن اور تنوین کے بعد یہ پندرہ حروف آجائیں تو اخفاء حقیقی ہوگا۔

نوٹ: نون ساکن اور تنوین کے بعد حرف ''فا'' میں اخفاء شفوی ہوگا۔

سبب الاخفاء﴾ نون ساکن اور تنوین اور حروف اخفاء کے درمیان نہ تقارب ہے نہ بُعد اس لئے اخفاء ہوگا۔

مراتب الاخفاء

مراتب الاخفاء تین ہیں

نمبر1۔ ط، د اور ت میں۔

نمبر2۔ باقی حروف میں۔

نمبر3۔ قاف اور کاف میں۔

میم ساکن کے احکام

میم ساکن وہ ہے جس پر سکون ہو میم ساکن کے تین احکام ہیں۔

نمبر1: اخفا نمبر2: ادغام نمبر3: اظہار

نمبر1۔اخفاء﴾ جب میم ساکن کے بعد حرف ''ب'' آجائے تو اخفاء ہوگا مثلاً اِلَيهِم بِهَدِيَّةٍ۔ اس کو اخفاء شفوی کہتے ہیں۔

نمبر2۔ ادغام﴾ جب میم ساکن کے بعد دوسرا میم آجائے تو ادغام شفوی ہوگا۔

وجوباً مثلاً اِن كُنتُم مُؤمِنِينَ، اِلَيكُم مُرسَلُونَ، خَلَقَ لَكُم مَا فِي الاَرضِ

اس کو ادغام مثلین صغیر کہتے ہیں

نمبر3۔اظہار﴾ جب میم ساکن کے بعد حرف ب اور میم کے سوا کوئی حروف آجائے تو اظہار ہوگا اس کو اظہار شفوی کہتے ہیں اور میم ساکن کے بعد ''ف'' اور ''و'' آجائے تو جلدی گزرنا ہوگا۔ اس لئے کہ ان تینوں حروف کا مخرج ایک ہے۔ لہٰذا اس کا خیال زیادہ کیا جائے۔

میم ساکن کے بعد اظہار کی مثالیں

حرف	امثال
ا	عَلَيكُم اَنفُسَكُم
ت	اَم تَامُرُهُم
ث	مَرجِعُكُم ثُمَّ
ج	وَمَا جَعَلنَاهُم جَسَدًا
ح	اَم حَسِبتَ
خ	اَم خُلِقُوا
و	اَموَاتٌ
ص	وَهُم صَاغِرُونَ

حرف	امثال
د	وَاَمدَدنَاهُم
ذ	وَاتَّبَعَتهُم ذُرِّيَّتَهُم
ر	رَبُّكُم رَبُّ السَّمٰوٰتِ
ز	اِلَّا رَمزًا
س	تُمسُونَ
ش	اَمشَاجٍ
ه	يَمهَدُونَ
ف	وَهُم فَارِحُونَ

حرف	امثال
ض	وَامْضُوْدٌ
ط	وَامْطَرْنَا
ظ	وَهُمْ ظَالِمُوْنَ
ع	اَمْعَاءَهُمْ
غ	فَاِنَّ هُمْ غَيْرَ

حرف	امثال
ق	بَلْ هُمْ قَوْمٌ
ک	اِلَيْكُمْ كِتَابًا
ل	وَاُمْلِيْ
ن	يُمْنٰى
ی	عُمْىٌ

نون اور میم مشدد کا حکم

غنہ کا لغوی معنی: اَلْخَيْشُوْم یعنی ناک سے آواز نکالنا

غنہ کا اصطلاحی معنی: آواز کا خوبصورت ہونا جو کہ مرکب ہے

میم اور نون سے اور ان دونوں حروف سے غنہ مطلقاً ثابت ہے یعنی ہمیشہ

قول الشاعر

وَغُنَّ مِيْمًا ثُمَّ نُوْنًا شُدِّدَا

وَسَمِّ كُلًّا حَرْفَ غُنَّةٍ بَدَا

ترجمہ۔ جب حرف نون اور میم مشدد ہوں تو ان حروف میں ہمیشہ غنہ ہوتا ہے ان دونوں کا نام حروف غنہ ہے

امثال: نون مشدد کی مثال اَنَّ اِنَّ اور میم مشدد کی مثال عَمَّ ثُمَّ وغیرہ

غنہ کی مقدار: غنہ کی مقدار دو حرکات ہے

مراتب الغنہ پانچ ہیں

نمبر1: مشدد نمبر2: مدغم نمبر3: مخفا نمبر4: مظہر

نمبر5: متحرک

نمبر1۔ مشدد کی مثال جَانٌّ۔ فَاِنَّهٗ

نمبر2۔ مدغم جیسے وَلَكُمْ مَا

نمبر3۔ مخفا جیسے يَنْقُضُوْنَ۔ يَنْظُرُوْنَ

نمبر4۔ مظہر جیسے مَنْ آمَنَ۔ اَنْعَمْتَ

نمبر5۔ متحرک جیسے نَسْتَعِيْنُ۔ يَعْلَمُوْنَ۔ تَعْلَمُوْنَ

لام ال یا لام تعریف کا حکم

لام، ال وہ لام ہے جو کلمے سے زیادہ ہوتا ہے۔ یہ لام کبھی ظاہر کر کے پڑھا جاتا ہے اور کبھی اس کو مدغم کیا جاتا ہے۔ مثلاً اَلْمُحْسِنِيْنَ۔ اَلَّذِيْ۔ اَلَّتِيْ

لام یا لام تعریف کے دو احکام ہیں 1: اظہار 2: ادغام

اظہار: لام، ال کے بعد جب ان حروف میں سے کوئی حروف آ جائے تو اظہار ہوگا اور وہ حروف یہ ہیں اِبْغِ حَجَّكَ وَخَفْ عَقِيْمَه

لام کے بعد اظہار کی مثالیں

حرف	امثال
ا	اَلْاَرْضُ
ق	اَلْقَيُّوْمُ

حرف	امثال
و	اَلْوَدُوْدُ
غ	عٰلِمُ الْغَيْبِ

حرف	امثال
م	اَلْمَالُ
ف	اَلْغَفُوْرُ
ج	اَلْجَبَّارُ
ك	اَلْكَرِيْمُ
ب	اَلْبَيْتُ

حرف	امثال
ی	اَلْيَوْمَ
خ	الْخَبِيْرُ
ح	اَلْحَمْدُ
ہ	اَلْهُدٰى
ع	رَبُّ الْعَالَمِيْنَ

اس لام کو لام اظہار یا لام قمریہ کہتے ہیں

ادغام ﴿ لام، ال کے بعد ان چودہ حروف میں سے کوئی حروف آ جائے تو ادغام ہوگا اور حروف یہ ہیں طِبْ، ثُمَّ، صِلْ، رُحْماً، تَفُزْ، ضِفْ دَا، نَعَمْ دَعْ، سُؤْ، ظَنَّ، زُرْ، شَرِيفاً، لِلكَرَم

لام ال کے بعد ادغام کی مثالیں

حرف	امثال
ط	وَالطُّوْرِ
ظ	الظّٰلِمِيْنَ
ذ	وَالذّٰرِيٰتِ
ص	وَالصّٰفّٰتِ
ش	وَالشَّمْسُ
د	الدَّوَآبُّ
ت	وَالتِّيْنِ

حرف	امثال
ض	وَلَا الضَّآلِّيْنَ
ث	نِعْمَ الثَّوَاب
ز	الزَّبُوْرُ
ن	وَالنّٰزِعٰتِ
ر	اَلرَّحْمٰنُ
ل	وَاللَّيْلِ
س	وَالسَّمَآءِ

اس لام کو لام شمسیہ کہتے ہیں

لام اسم لام فعل اور لام حروف کے احکام

لام اسم کا حکم۔ لام اسم کا حکم اظہار واجب ہے جیسے اَلْسِنَتِكُمْ وَاَلْوَانِكُمْ

لام فعل کا حکم ﴿ لام فعل جب فعل ماضی میں آ جائے تو اس کا حکم اظہار ہے۔ جیسے اِلتقی لام فعل کا فعل مضارع میں بھی حکم اظہار ہے جیسے يَلْتَقِطْ

لام فعل کا فعل امر میں بھی اظہار ہے مگر جب لام فعل امر کے بعد دوسرا لام یا را آ جائے تو اسکا حکم ادغام واجب ہے جیسے قُلْ لَّكُمْ ، قُلْ رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْماً

قل نعم۔ قُلْ اَرَاَيْتُمْ ۔ قُلْ هُوَ اللّٰهُ فعل امر اظہار کی مثالیں

لام حروف کا حکم ﴿ لام حروف کا حکم بھی اظہار ہوگا مگر لام حروف کے بعد دوسرا لام یا را آ جائے تو ادغام ہوگا مثال لام ال کے بعد لام کی هَلْ لَّكُمْ مثال لام ال کے بعد را کی بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ بَلْ رَّبُّكُمْ وغیرھا

لام حرف کے بعد اظہار کی مثالیں بَلْ طَبَعَ اللّٰهُ، بَلْ تَظُنُّكُمْ

بَلْ رَانَ مَنْ رَاقٍ راوی حفص کے نزدیک دونوں کلمات میں سکتہ ہے اور سکتہ کی حالت میں دونوں میں اظہار ہوگا اور دوسرے قراء کے نزدیک دونوں کلمات میں ادغام ہوگا اور ادغام میں راوی حفص طریقہ طیبہ النشر سے تمام قراء کے ساتھ ادغام میں شامل ہیں

اور روایت حفصؒ کے مطابق عِوَجًا قَيِّماً میں سکتہ ہے سکتہ کی وجہ سے اظہار ہوگا اور باقی کے نزدیک اس میں اخفاء ہوگا

راوی حفص کے نزدیک قرآن مجید میں صرف چار سکتے ہیں

نمبر1۔ عِوَجاًقِیماً سورہ کہف میں

نمبر2۔ مِنْ مرقدنا ھٰذا سورہ یٰسین میں

نمبر3۔ بَلْ رَانَ سورہ قیامت

نمبر4۔ مَنْ رَاقٍ سورہ مطففین میں

راوی حفص کے نزدیک قرآن کریم صرف ایک مقام پر امالہ ہے

مثال بِسْمِ اللّٰہِ مجرٖھا کی را میں امالہ کیا جاتا ہے

باب اللامات

لام اسم جیسے اللہ اور اَللّٰھُمَّ اس لام سے پہلے زبر ہو یا پیش تو لام کو پر کر کے پڑھیں گے اور لفظ اللّٰہ اور اَللّٰھُمَّ سے پہلے زیر ہو تو لام کو باریک پڑھیں گے

اور دوسرے تمام لام باریک پڑھے جائینگے۔

اللہ اور اَللّٰھُمَّ میں لفظ تغْلِیظ استعمال ہوتا ہے

لام پُر پڑھنے کی دلیل

وَفخِمِ الَّامَ مِنْ اِسْمِ اللّٰہِ
عَنْ فَتْحٍ اَوْ ضَمٍّ کَعَبْدُ اللّٰہِ

حروف استعلا پُر پڑھے جاتے ہیں اور یہ حروف سات ہیں

اور حروف اطباق زیادہ پُر پڑھے جائینگے اور یہ حروف چار ہیں ص، ض، ط، ظ

حروف اطباق کی مثالیں ط کی مثال طَائِعِیْنَ ظ کی مثال ظَالِمِیْنَ

ص کی مثال صَابِرِیْنَ ض کی مثال ضَارِمِیْنَ ہے

حروف استعلا اور اطباق پُر پڑھنے کی دلیل

وَحَرْفَ اسْتِعْلَا فَخِّمِ وَاخْصُصَا
الْاِطْبَاقَ اَقْوٰی نحوَ قال وَالْعَصَا

مراتب تفخیم

مراتب تفخیم پانچ ہیں

1 حروف استعلا کے بعد الف ہو اور الف سے پہلے زبر ہو

امثال۔ غَارِمِیْنَ خَالِدِیْنَ قَالَ

2 حروف استعلا پر زبر ہو اور بعد میں الف نہ ہو جیسے

عَنْ ۔ طَبَقْ ۔ اَلْقَصَصُ ۔ ضَرَبَ ۔ خَلَقَ ۔ ظَلَمَ ۔ فَغَفَرَ

3۔ حروف استعلا پر پیش ہو اور اس کے بعد الف نہ ہو

جیسے وَالطُّوْرِ ، صُحُفِ ، وَالضُّحٰی اَمْ خُلِقُوْا ، یَنْظُرُوْنَ یَنْقُصُوْنَ ، غُلِبَتِ الرُّوْمُ

4۔ حروف استعلا پر سکون ہو اور اس کے بعد الف نہ ہو جیسے

لَیَطْغٰی ، فَاصْبِرْ ، وَالضَّرْبِ ، مَخْمَصَةٍ ، مَظْلُوْمًا ، خَلَقْنَا ، یُغْنِیْ

5۔ حروف استعلا کے نیچے زیر ہے اور اس کے بعد الف نہ ہو

جیسے یَنْطِقُ اَنْ تُصِیْبُوْا فَاقْضِ ، خِیَانَةً ۔ ظِلٰلٍ ۔ فٰسِقِیْنَ ۔ مِنْ غِلٍّ

حروف استعلا باریک پڑھے جاتے ہیں اور الف حروف کے طابع ہوتا ہے جب الف پر حروف کے بعد آئیگا تو پر پڑھا جائیگا اور باریک حروف کے بعد آئے تو باریک پڑھا جائیگا۔

حروف استفال باریک ہونے کی دلیل

وَرَقِّقْ مُسْتَفِلًا مِنْ اَحْرُفٍ
وَحَاذِرَنْ تَفْخِيْمَ لَفْظِ الْاَلِفْ

تفخیم کا لغوی معنی ﴾ تفخیم کا لغوی معنی ہے پُر پڑھنا

تفخیم کا اصطلاحی معنی ﴾ حروف کی آواز منہ کے اندرونی حصہ سے پُر ہو کر نکلنا۔

ترقیق ﴾ ترقیق کا لغوی معنی ہے باریک کرنا اور اصطلاح میں حروف کی آواز منہ کے اندر سے باریک ہو کر نکلنے کو ترقیق کہتے ہیں۔ لفظ تفخیم را میں استعمال ہوتا ہے۔

باب الرا

را کی حالتیں ﴾ "را" کی دو حالتیں ہیں 1: متحرک 2: ساکن

نمبر 1: را متحرک ﴾ را پر زبر، زیر، پیش ہو را متحرک ہوتا ہے۔

نمبر 2: را ساکن ﴾ جس پر سکون ہو

جب را پر زبر یا پیش ہو تو را پر پڑھی جائیگی۔ جیسے اَلرَّحْمٰنُ۔ اُرْزُقْنَا اگر را کے نیچے زیر ہو تو را باریک پڑھی جائیگی۔ جیسے رِزْقًا وَالْغَارِمِيْنَ

را ساکن کی حالتیں ﴾ را ساکن تین حالتیں ہیں

1: ابتدا 2: درمیان 3: آخر

1۔ ابتدا ﴾ اگر را ساکن شروع میں همزة الوصل کے بعد آجائے تو را پر پڑھی جائیگی۔ جیسے اَلرَّحْمٰنُ۔ اُرْزُقْنَا

نمبر 2۔ درمیان ﴾ جب را ساکن درمیان میں آجائے اور کسرہ اصلی اور متصل ہو اور را ساکن کے بعد حروف استفال ہو جیسے رِزْقًا، وَالْغَارِمِيْنَ تو را ہمیشہ باریک پڑھی جائے گی۔

اور جب را ساکن کے بعد کسرہ عارضی متصل یا منفصل ہو تو را پُر پڑھی جائے گی جیسے وَارْزُقْنَا۔ اُرْكُضْ۔ وَالَّذِى ارْتَضٰى۔ اَمِ ارْتَابُوْا اور جب را ساکن کے بعد حروف استعلاء ایک کلمہ میں واقع ہو جیسے فِرْعَوْنَ شِرْزِمَةٌ تو را باریک پڑھی جائیگی

اور جب را ساکن کے بعد کسرہ عارضی متصل یا منفصل ہو تو را پُر پڑھی جائیگی جیسے اِنِ ارْتَبْتُمْ اور جب را ساکن کے بعد حرف استعلا ایک کلمے میں واقع ہو جیسے قِرْطَاسٍ۔ مِرْصَادًا تو را پُر پڑھی جائے گی اور جب را ساکن پہلے کلمے میں ہو اور حروف استعلا دوسرے کلمے میں واقع ہو جیسے وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ۔ فَاصْبِرْ صَبْرًا جَمِيْلًا تو یہ را باریک پڑھی جائیگی

را ساکن کے بعد حروف حرف استعلا' مسکور ہو' اور ایک کلمے میں واقع ہو تو را ساکن پُر پڑھنا یا باریک پڑھنا دونوں جائز ہیں جیسے كُلُّ فِرْقٍ سورہ شعراء میں

نوٹ ﴾ كُلُّ فِرْقٍ میں جنہوں نے را کو پُر پڑھا ہے انہوں نے حروف استعلا کے وجود کو تسلیم کیا ہے اس لئے کہ حروف میں تفخیم پائی جاتی ہے اور جنہوں نے را کو باریک پڑھا ہے انہوں نے را ساکن کے بعد حروف استعلا کو مسکور پایا ہے اس لئے کسرہ کی وجہ سے را کو پُر پڑھنا ضعیف ہے۔

قَالَ اِمَامُ ابْنُ الْجَزَرِيْ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ
وَالْخُلْفُ فِيْ فِرْقٍ لِكَسْرٍ يُوْجَدُ

نمبر 3: آخر﴾ جب راساکن آخر میں ہواس سے پہلے حروف استفال ہو یارا ساکن سے پہلے یاساکنہ ہوتو رابار یک پڑھی جائیگی حالت وقف میں جیسے الذِّكْرُ - قَدِيْرٌ - بَصِيْرٌ - كَبِيْرٌ مگر جب راساکن سے پہلے حروف استعلا ساکن ہواور حروف استعلا سے پہلے زیر ہوتو تفخیم اور ترقیق دونوں وجہیں جائز ہیں مگر لفظ مصر میں تفخیم اولیٰ ہے اور لفظ قطر میں ترقیق اولیٰ ہے۔

قال الشاعر

وَاخْتِيْرَ اَنْ يُّوْقِفَ مِثْلُ الْوَصْلِ
فِیْ رَا مِصْرَ الْقِطْرِ يَا ذَا الْفَضْلِ

باب الادغام

مثلین متقاربین متجانسین متباعدین

نمبر 1: ادغام مثلین﴾ جب دوحروف آپس میں لفظ اور خط یا خط میں مل جائیں اور مخرج اور صفت میں متحد ہوں جیسے دو "ب" اور دو "دال" اِضْرِبْ بِّعَصَاكَ - وَقَدْ دَّخَلُوْا اس کے تین اقسام ہیں

نمبر 1: صغیر﴾ صغیر کا پہلا حرف ساکن اور دوسرا متحرک ہو جیسا کہ گزشتہ مثال میں مذکور ہے۔ اس کا حکم تمام قراء کے نزدیک "ادغام" واجب ہے مگر پہلا حرف ساکن۔ حروف مدنہ ہو جیسے قَالُوْا وَهُمْ - فِیْ يَوْمٍ - قَالُوْا اٰمَنَّا

سکتہ نہ ہو مَالِيَهْ - هَلَكَ ان مثالوں میں اظہار واجب ہے مَالِيَهْ - هَلَكَ میں روایت حفص میں سکتہ ہے اور سکتہ کی وجہ سے اظہار ہے۔

نمبر 2: کبیر﴾ وہ دوحروف جو ہم مثل اور متحرک ہوں۔ اسکا حکم تمام قراء کے نزدیک اظہار ہے سوائے روایت سوسی میں کہ ان کے نزدیک ادغام ہے جیسے فِيْهِ هُدًى - الرَّحِيْمِ مٰلِكِ

نمبر 3: مطلق﴾ وہ دوحروف ہم جو مثل ہوں اور پہلا متحرک اور دوسرا ساکن ہو مَالِيَهْ - هَلَكَ - وَشَقَقْنَا اس کا حکم تمام قراء کے نزدیک اظہار ہے اس لئے کہ دونوں حروف ایک کلمہ میں ہیں اور ادغام کا دوکلموں میں ہونا شرط ہے۔

نمبر 4: ادغام متقاربین﴾ وہ دوحروف جو مخرج اور صفت میں قریب ہوں۔ جیسے ذال اور وَاِذْ زَيَّنَ یا مخرج میں قریب ہوں۔ جیسے اِذْ جَآءُوْكُمْ اس کی تین اقسام ہیں

نمبر 1: صغیر﴾ جیسے دال اور سین قَدْ سَمِعَ وَاِذْ زَيَّنَ اِذْ جَآءُوْكُمْ اس کا حکم اظہار ہے مگر لام ورا میں ادغام ہے جیسے قُلْ رَّبِّ بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ - بَلْ رَانَ میں اور مَنْ رَاقٍ میں روایت حفص میں سکتہ ہے اور سکتہ کی حالت میں اظہار ہوگا۔ دوسرے قراء کے نزدیک ادغام ہے اور روایت حفص میں پہلے دوکلمات میں ادغام ہے دوسرے قراء بھی اس مسئلہ میں ان کے ساتھ ہیں۔

نمبر 2: کبیر﴾ جیسے عَدَدَ سِنِيْنَ اسکا حکم تمام قراءؔ کے نزدیک اظہار ہے سوائے روایت سوسی میں کہ ان کے نزدیک ادغام ہے۔

نمبر3: مطلق﴾ل اور ی جیسے عَلَيْكَ اسکا حکم تمام قراء کے نزدیک اظہار ہے۔

ادغام متجانسین﴾وہ دوحروف جو مخرج میں متحد ہوں اور صفت میں مختلف ہوں۔ جیسے دال اور تا قَدْ تَّبَيَّنَ اس کے تین اقسام ہیں۔

نمبر1: صغیر﴾اس کا حکم اظہار ہے مگر چھ مقامات پر ادغام ہے

نمبر1 هَمَّتْ طَّائِفَةٌ نمبر2 اَثْقَلَتْ دَّعَوَاللّٰهَ

نمبر3۔ اِذْ ظَّلَمْتُمْ نمبر4 ذَالِكَ

نمبر5 اِرْكَبْ مَّعَنَا نمبر6 وَقَدْ تَّبَيَّنَ

نمبر2: کبیر﴾جیسے وَالصّٰلِحٰتِ ۔ طُوْبٰى اسکا حکم تمام قراء کے نزدیک اظہار ہے مگر سوسی کے نزدیک ادغام ہے۔

نمبر3: مطلق﴾ اس کا حکم اظہار ہے

متباعدین﴾ وہ دوحروف جو مخرج میں ایک دوسرے سے دور اور صفت میں مختلف ہوں۔ اس کے تین اقسام ہیں۔

نمبر1: صغیر﴾ جیسے تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ

نمبر2: کبیر﴾ جیسے فَاكِهُوْنَ

نمبر3 مطلق﴾ جیسے هُوَالْحَقُّ

اس کا حکم تمام قراء کے نزدیک اظہار ہے۔

باب المد والقصر

مد کا لغوی معنی﴾لمبا کرنا یا زیادہ کرنا

مد کا اصطلاحی معنی﴾حروف مدہ ہمزہ اور سکون کے ساتھ مل جائیں تو آواز کو زیادہ کرنا۔

قصر﴾قصر کا لغوی معنی ہے بند کرنا اور اصطلاحی معنی ہے حروف مدہ پر دو حرکات سے زیادہ نہ کھینچنا۔

مد کی دو اقسام ہیں

1: مد اصلی 2: مد فرعی۔

1: مد اصلی﴾ اصلی وہ ہے جو حروف مد کے باوجود ان پر زائد مد نہیں کی جاتی اس کو مد طبعی کہتے ہیں جیسے قَالَ ۔ قِيْلَ ۔ يَقُوْلُ اس کی مقدار ایک الف یعنی دو انگلیوں کو بند کرنا یا کھولنا

2: مد فرعی﴾ یہ اصلی سے زیادہ ہے مگر یہ اسباب کے ساتھ آتی ہے حروف مد کے سبب اور شرائط اور احکام بیان کئے جاتے ہیں

حروف مد کے اسباب دو ہیں 1۔لفظی 2 معنوی

1: لفظی﴾وہ ہے جب حروف مد کے بعد ھمزہ اور سکون ہو

2۔معنوی﴾معنوی کا معنی ہے کہ یہاں مد کی جاتی ہے جہاں تعظیم کیلئے استعمال ہوتا ہے جیسے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ جب حروف مد کے بعد ہمزہ آجائے تو اس کی تین اقسام ہیں۔

1۔مد متصل جیسے جَآءَ

2۔مد منفصل جیسے بِمَآ اُنْزِلَ

3۔مد بدل جیسے اٰمَنْتُمْ

اور جب مد کے بعد سکون آجائے تو اس کی دو قسمیں ہیں

1: عارض السکون جیسے نَسْتَعِيْنُ اور مد عارض السکون لین جیسے البَيْتِ ۔ خَوْفٍ

2۔ لازم جیسے وَلَا الضَّآلِّيْنَ

مد کی شرائط

مد کی تین شرائط ہیں

1: الف ساکن ﴿اس کے ماقبل زبر ہو جیسے قَالَ

2: یاء ساکن ﴿اس کے ماقبل زیر ہو جیسے قِيْلَ

3: واؤ ساکن: اس کے ماقبل پیش ہو جیسے يَقُوْلُ

جب واؤ اور یاء ساکن ہو اور ان دونوں سے پہلے زبر ہو جیسے البَيْتِ مِنْ خَوْفٍ اس کو مد لین کہتے ہیں

حرف مد کے تین احکام ہیں۔ 1۔ لازم 2۔ واجب 3۔ جائز

1۔ مد متصل۔ وہ ہے کہ حروف مد اور همزہ ایک کلمہ میں ہوں جیسے

جَاءَ سُوْٓءٍ وَالْاَسْمَآءِ سِيْٓئَتْ

اس کی مقدار روایت حفص میں وصل کی حالت میں چار حا و پانچ حرکات اور وقف کی حالت چار، پانچ اور چھ حرکات ہیں تمام قراء کے نزدیک اسکا حکم واجب ہے اور واجب کا معنی ہے کہ اس میں قصر نہیں ہے۔

مد متصل کا حکم وقف کی حالت میں

جب منصوب ہو جیسے جاء شاء پر وقف کی حالت میں تین وجہیں جائز ہیں چار

پانچ، چھ حرکات سکون کے ساتھ

جب مجرور ہو، جیسے مِنَ السَّمَاءِ ۔ وَالسَّمَاءِ پر وقف کی حالت میں پانچ وجہیں جائز ہیں۔ چار، پانچ، چھ حرکات سکون کے ساتھ اور چار، پانچ روم کے ساتھ جب مرفوع ہو، جیسے يَشَآءُ ۔ وَالسُّفَهَآءُ پر وقف کی حالت میں آٹھ وجہیں جائز ہیں، چار، پانچ، چھ حرکات سکون کے ساتھ چار، پانچ چھ حرکات اشمام کے ساتھ اور چار پانچ روم کے ساتھ اور جب وصل کیا جائے تو مذکورہ مثالوں میں روم چار پانچ حرکات پر جائز ہے۔

نمبر 2: مد منفصل ﴿ حروف مدہ پہلے کلمے میں واقع ہو اور همزہ دوسرے کلمہ کے شروع میں واقعہ ہو۔ جیسے بِمَا اُنْزِلَ ۔ قَالُوْا آمَنَّا ۔ وَفِيْ اَنْفُسِكُمْ اس کی مقدار روایت حفص میں وقف اور وصل کی حالت میں دو چار اور پانچ حرکات ہیں اس کا حکم جواز ہے اور جواز کا معنی یہ ہے کہ اس میں قصر، توسط اور طول تینوں وجہیں جائز ہیں۔

نمبر 3: مد بدل ﴿ مد بدل یہ ہے کہ ہمزہ حروف پر مقدم ہے جیسے اٰمَنُوْا، اِيْمَانًا ۔ اُوْتُوْا ہے اسکی مقدار حرکتیں سب قراء کے نزدیک ہے بغیر ورش (راوی) کے انکے نزدیک مد بدل میں قصر توسط اور مد تینوں جائز ہیں اور اس کا حکم جائز ہے

نمبر 4۔ مد عارض السکون ﴿حروف مد و لین وقف کی حالت میں جمع ہوں جیسے اَلْعَالَمِيْنَ، نَسْتَعِيْنُ، هٰذَا الْبَيْتِ، مِنْ خَوْفٍ ○ اس کا حکم جواز ہے اور جواز کا معنی یہ ہے کہ وقف کی حالت میں قصر، توسط اور طول تینوں جائز ہیں اور وصل کی حالت میں قصر جائز ہے۔

قصر کی مقدار ﴿ دوحرکت اور توسط کی مقدار تین چار حرکات اور طول کی مقدار چھ حرکات ہے

جب منصوب ہو جیسے اَلْعَالَمِيْنَ - يُوْمِنُوْنَ پر وقف کی حالت میں تین وجہیں جائز ہیں۔ قصر، توسط اور طول سکون کے ساتھ

جب مجرور ہو جیسے الرَّحِيْمِ - يَوْمِ الدِّيْنِ پر وقف کی حالت میں چار وجہیں جائز ہیں قصر، توسط، اور طول سکون کے ساتھ اور روم کے ساتھ جب مرفوع ہو جیسے نَسْتَعِيْنُ - حَكِيْمٌ پر وقف کی حالت میں سات وجہیں جائز ہیں، قصر، توسط اور مد سکون کے ساتھ قصر، توسط مدِ اشمام کے ساتھ اور روم قصر کے ساتھ۔

مراتب المد پانچ ہیں

1: مدِ لازم 2: مُتّصِل 3: مدِ عارض السکون

4: مدِ منفصل 5: مدِ بدل

قال الشاعر

اَقْوَا الْمُدُوْدُ لَازِمٌ فِيْمَا اتَّصَلْ

فَعَارِضٌ فَذُوْانْفِصَالٍ فَبَدَلْ

5: مدِ لازم ﴿ مدِ لازم کی دو اقسام ہیں 1: کلمی 2۔ حرفی

کلمی کی دو قسمیں ہیں جیسے صَاخَّةُ - دَآبَّةٍ - اَتُحَاجُّوْنِّيْ۔

1۔ کلمی مخفف جیسے اٰلْئٰنَ وَقَدْ عَصَيْتُ

مد لازم کلمی ﴿ جب حروف مد اور سکون ایک کلمے میں جمع ہوں اور سکون اصلی ہو اور وقف کی حالت میں اور وصل کی حالت میں ثابت ہو۔ اور اس کی مقدار چھ حرکات ہے ہر حالت میں۔

مد حرفی ﴿ جب حروف مد اور سکون اصلی ثابت ہو، وقف اور وصل کی حالت میں حرفی کی دو اقسام ہیں

1: حرفی مثقل 2: حرفی مخفف

1: **حرفی مثقل** ﴿ جیسے الٓمّٓ - الٓمّٓ اللّٰهُ

2: **حرفی مخفف** الٓرٰ - عٓسٓقٓ اس مقدار چھ حرکات ہیں ہر حالت میں

مد لازم حرفی

اس کے حروف سورتوں کی ابتدا میں آتے ہیں اور انکو حروف مقطعات کہتے ہیں یہ حروف تین اقسام پر مشتمل ہیں۔

1۔ جس پر مد چھ حرکات کی جاتی ہے وہ آٹھ حروف ہیں سَنَقُصُّ عِلْمَكَ اس کا حکم لازم ہے اور لازم کا معنی ہے کہ اس میں قصر، توسط نہیں ہے

2۔ جس پر مد اصلی ایک الف کی جاتی ہے یہ حروف پانچ ہیں حَيٌّ - طَهُرَ

3۔ جس پر مد نہیں کی جاتی وہ الف ہے۔

مگر حروف عین پر سورہ مریم اور سورہ شوریٰ میں توسط اور مد دونوں جائز ہیں مگر مد اولیٰ ہے جیسے كٓهٰيٰعٓصٓ - عٓسٓقٓ

قاعدہ

جب مدلازم اور مدبدل ایک مقام پر جمع ہوں تو مدلازم پر عمل کیا جائے گا جیسے
اٰمِّیْنَ اور مدمتصل اور مدبدل ایک مقام پر جمع ہوں جیسے اِسْرَآئِیْلَ
مدعارض السکون اور مدبدل ایک مقام پر جمع ہوں جیسے بِذَاتِ الصُّدُوْرِ۔
اٰمَنُوْٓا اور مدمنفصل اور مدبدل ایک مقام پر جمع ہوں جیسے وَجَآءُوْٓ اٰبَآءَهُمْ
ان مثالوں میں مدلازم، مدمنفصل، مدعارض السکون اور مدمنفصل پر عمل کیا جائیگا
کیونکہ مدبدل ضعیف ہے۔

نوٹ۔ جب دو مد ایک جیسے ہوں۔ اَلرَّحِیْمِ - یَوْمِ الدِّیْنِ
مِنَ السَّمَآءِ، مَآءً، بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ
وصل اور وقف کی حالت میں برابری کی جائیگی۔ یعنی مقدار میں۔

قَالَ اِمَامُ ابْنُ الْجَزْرِیْ
وَاللَّفْظُ فِیْ نَظِیْرِهٖ كَمِثْلِهٖ

باب الروم والاشمام

روم کی تعریف ﴾ حرکت کا تیسرا حصہ ظاہر کرنا یہاں تک کہ قریب والا سنے دور والا نہیں اور یہ روم مرفوع، اور مضموم میں اور مکسور میں آتا ہے
یَسْمَعُ الْقَرِیْبُ دُوْنَ الْبَعِیْدُ

اشمام کی تعریف ﴾ ہونٹوں سے اشارہ کرنا وقف کی حالت میں پیش پر
وَالْاِشْمَامُ هُوَ اضَمُّ الشَّفَتَیْنِ اور اشمام مرفوع مضموم میں آتا ہے

ممنوعات روم واشمام ﴾ روم واشمام منصوب، مفتوح پر نہیں آتا جیسے اَلْعٰلَمِیْنَ

تاءِ تانیث وقف کی حالت میں ھا بن جائے جیسے اَلْجَنَّةَ - اَلْقِبْلَةَ
اور وقف کی حالت اور وصل کی حالت میں حروف ساکن اصلی ہو جیسے فَلَا تَنْهَرْ
وَانْحَرْ اور عَلَیْهِمْ - اِلَیْهِمْ
اور حرکت عارضی میں جیسے وَاَنْذِرِ النَّاسَ اور وَقُلِ ادْعُوْا
مذکورہ مقامات پر روم اور اشمام داخل نہیں ہوتا۔

ھا ضمیر میں وقف کی حالت میں تین مذاہب ہیں

پہلا مذہب ﴾ بعض نے کہا کہ ھاء ضمیر میں روم واشمام تمام حالتوں میں جائز ہے

دوسرا مذہب ﴾ انہوں نے کہا ہے کہ ھا ضمیر میں تمام حالتوں میں روم جائز ہے۔

تیسرا مذہب ﴾ ابن الجزری نے کہا ہے کہ جب ھا ضمیر سے پہلے یہ شروط پائی جائیں تو روم اور اشمام جائز نہیں شروط یہ ہیں۔

ھا ضمیر سے پہلے کسرہ ہو جیسے بِهٖ یا ضمیر سے پہلے یا ساکنہ ہو جیسے فِیْهِ یا ھا ضمیر سے پہلے واؤ ساکن ہو جیسے عَقَلُوْهُ یا ھا ضمیر سے پہلے پیش ہو جیسے یَرْفَعُهٗ مذکورہ شرائط کے علاوہ مندرجہ ذیل شرائط میں روم اور اشمام جائز ہے۔

ھا ضمیر سے پہلے الف ہو جیسے وَاجْتَبٰهُ - وَهَدٰهُ یا ھا ضمیر کے پہلے ساکن صحیح ہو جیسے مثلاً مِنْهُ - وَعَنْهُ یا تا تانیث جو وقف اور وصل میں ضمیر نہ ہو جیسے وَرَحْمَتِ رَبِّكَ - ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ اور ھا ضمیر سے پہلے زبر ہو جیسے لَنْ تُخْلَفَهٗ

نوٹ۔ تیسرا مذہب صحیح ہے اس پر ہی عمل ہے۔

باب الوقف والابتداء

قولہ تعالیٰ۔

وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا

اس آیت کے متعلق حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے پوچھا گیا آپ نے فرمایا

هُوَ تَجْوِيْدُ الْحُرُوْفِ وَمَعْرِفَةُ الْوُقُوْفِ

یعنی ہر حرف کو مخارج اور صفات سے مع جمیع احکام کے ساتھ ادا کرنا اور وقوف کو جاننا اور ان مقامات کو پہنچانا جہاں وقف کیا جاتا ہے وقف قرأت اور تلاوت کا زیور ہے اس لئے وقوف کا جاننا ضروری اور لازم ہے۔

وقف کا لغوی معنی ﴿ الْكَفُّ ۔ والحَبْسُ یعنی آواز کو بند کرنا۔

وقف کا اصطلاحی معنی: آواز کو بند کرنا آخر میں تھوڑی دیر کیلئے اور یہ وقف آیت پر اور درمیان آیت میں آتا ہے۔

سکتہ ﴿ سکتہ کا لغوی معنی ہے رک جانا اور اصطلاحی معنی ہے کلمہ کے اوپر رک جانا سانس توڑے بغیر اور آگے اسی سانس میں پڑھنے کی ابتداء کرے اور یہ کلمے کے درمیان اور آخر میں آتا ہے۔

قطع ﴿ قطع کا لغوی معنی ہے ختم کرنا اور اصطلاحی معنی ہے قرأت کو آیت پر ختم کرنا۔ اور دوبارہ قرأت پڑھنے کے وقت اعادہ کرے تو اَعُوْذُ بِاللّٰهِ کا پڑھنا مستحب ہے وقف قطع آیت کے آخر میں آتا ہے۔

وقف کی اقسام۔ وقف کی چار اقسام ہیں۔ انکو اقسام عامہ کہتے ہیں

1: اضطراری 2: انتظاری 3: اختباری 4: اختیاری

1: اضطراری ﴿ اگر پڑھنے والے کا سانس کم ہو یا عاجز ہو یا بھول جائے

یا چھینک آجائے پس وہ جس کلمے پر چاہے وقف کرے مگر بعد میں کلمہ صحیح سے ابتدا کرے۔

نمبر 2: انتظاری ﴿ اس کلمے پر وقف کرے جہاں اختلاف اور روایت جمع اور معطوف کیے جاتے ہوں

نمبر 3: اختیاری ﴿ یہ وقف تعلق رکھتا ہے مقطوع اور موصول اور ثابت اور محذف اور اس پر حاجت شدیدہ کے بغیر نہیں ٹھہرا جائیگا' مثلاً سوال کرنے کیلئے یا پڑھنے کے وقت اگر ضرورت ہو۔

نمبر 4: اختباری ﴿ اختباری وہ ہے جو مقصود بالذات ہو' یہ مذکورہ بالا اقسام میں نہیں آتا باقی حالتوں میں آتا ہے۔

اس کی چار اقسام ہیں

1: تام 2: کاف 3: حسن 4: قبیح

1: وقف تام ﴿ وقف تام وہ ہے جو مقصود بالذات ہو جہاں معنی اور جملہ پورا ہو جائے اور اس کا تعلق بعد والے جملے اور معنی کے ساتھ نہ ہو یہ ان آیات پر آتا ہے جہاں ایک مطلب پورا ہو جائے اور دوسرا شروع ہو جائے جیسے

مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ - اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ - وَجَعَلُوْٓا اَعِزَّةَ اَهْلِهَآ اَذِلَّةً اور آیت کے درمیان میں بھی آتا ہے لَقَدْ اَضَلَّنِيْ عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ - اِذْ جَآءَنِيْ وَاِنَّكُمْ لَتَمُرُّوْنَ عَلَيْهِمْ مُّصْبِحِيْنَ وَبِالَّيْلِ

2: وقف کاف ﴿ وقف کاف وہ ہے جو مقصود بالذات ہو جہاں معنی کے ساتھ تعلق رکھتا ہو جو لفظ کے ساتھ اس کا تعلق نہیں نہ ہو جیسے لَا يُؤْمِنُوْنَ فِيْ

قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ بِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ

مذکورہ مقامات میں جملے پورے ہوجاتے ہیں مگر معنی کا تعلق بعد والے جملہ کے ساتھ رہتا ہے۔

نمبر 3: **وقف حسن** ﴾ وقف حسن وہ ہے جو مقصود بالذات ہو اور تعلق رکھتا ہو بعد والے جملے سے معنی اور لفظ کے ساتھ بعد والا جملہ موصوف ہوگا یا صفت، مبدل منہ یا بدل ہوگا۔ مُسْتَثْنٰی مِنْہُ یا مُسْتَثْنٰی ہوگا جیسے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ہ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ہ مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ ہ لَعَلَّکُمْ تَتَفَکَّرُوْنَ ۔ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ

ان مذکورہ مثالوں میں وقف کرنے کو وقف حسن کہتے ہیں

نمبر 4: **وقف قبیح** ﴾ وقف قبیح وہ ہے جو مقصود بالذات نہ ہوں، ایسے کلمے پر وقف کرنا جہاں نہ جملہ پورا ہو نہ معنی سمجھ میں آئے، جیسے مضاف پر وقف کرنا اور مضاف الیہ کو ترک کرنا مبتدا پر وقف کرنا، خبر کو ترک کرنا اور فعل پر وقف کرنا، کو ترک کرنا۔ جیسے اَلْحَمْدُ ، بِسْمِ ، اِنَّ اللّٰہَ لَا یَسْتَحْیٖ۔ اِنَّ اللّٰہَ ، لَا یَھْدِیْ ، اَلَّذِیْ کَفَرَ ، وَاللّٰہُ ، وَمَا مِنْ اِلٰہٍ لَقَدْ سَمِعَ اللّٰہُ ، قَوْلَ الَّذِیْنَ ، قَالُوْا ، لَآ اِلٰہَ

مذکورہ مثالوں پر وقف کرنے کو وقف قبیح کہتے ہیں مذکورہ مقامات پر قصداً وقف کرنا ہو جائے تو جائز ہے اور ابتداء کرے پہلے والے جملے سے

قول الشاعر

وَلَیْسَ فِی الْقُرْاٰنِ مِنْ وَقْفٍ وَجَبْ
وَلَا حَرَامٌ غَیْرَ مَالَہٗ سَبَبْ

ترجمہ۔ اور نہیں ہے قرآن پاک میں وقف واجب اور نہیں ہے اس کا حکم حرام سوائے

اسباب کے

باب ہمزۃ الوصل

تعریف ﴾ ہمزۃ الوصل وہ ہے جو ابتدا میں ثابت رہتا ہے اور وصل کی حالت میں محذوف ہوتا ہے اور یہ اسماء، افعال اور حروف میں آتا ہے اسماء میں ال کے ساتھ آتا ہے جیسے معرفہ میں اَلْحَمْدُ ۔ اَلْعٰلَمِیْنَ وغیرہ اور نکرہ میں بھی آتا ہے اس کی مثال قرآن کریم میں سات ہیں۔

نمبر 1: عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ　　نمبر 2: وَمَرْیَمَ ابْنَتَ عِمْرٰنَ

نمبر 3: وَابْنَتَیْ مَاتَیْنِ　　نمبر 4: لِکُلِّ امْرِیءٍ مِّنْھُمْ

نمبر 5: وَاْمُرْ اَھْلَكَ　　نمبر 6: لَا تَتَّخِذُوا الْعَیْنِ اثْنَیْنِ

نمبر 7: وَامْرَاَتَیْنِ تَذُوْدَانِ اِسْمِ رَبِّكَ وَاسْمُہٗ اَحْمَدُ فَاِنْ کَانَتَا اثْنَتَیْنِ وَاثْنَتَا عَشَرَۃَ وَامْرَءَ سَوْءٍ

مذکورہ جملوں میں ہمزۃ الوصل کی ابتدا کسرہ کے ساتھ کی جائیگی اور جب ہمزہ الوصل امر میں میں آجائے اگر فعل امر کا تیسرا حروف مکسور یا مفتوح ہو تو ابتدا کسرہ کے ساتھ کی جائیگی جیسے اِضْرِبْ اِذْھَبْ اِرْجِعْ

اور جب فعل امر کے تیسرے حرف پر ضمہ لازمی ہو تو ابتدا ضمہ کے ساتھ کی جاتی ہے جیسے اُنْظُرْ اُقْتُلْ اُدْعُ

جب ضمہ عارضی ہو تو ابتداء کسرہ کے ساتھ کی جائیگی جیسے اِبْنُوْا ۔ اِبْنُوْ اِقْضُوْا ۔ اِقْضُوْ ۔ اِمْشُوْ ۔ اِمْشُوْ

اور جب ہمزۃ الوصل فعل ماضی خماسی یعنی پانچ حرفوں اور سداسی یعنی چھ حرفوں

میں یا ان میں سے امر ہو یا مصدر ہو جیسے اِنطَلَقَ اِن طَلِقُ اِنطِلَاقاً
اِسْتَخْرَجَ اِسْتَخْرِجَ اِسْتِخْرَاجاً

اور فعل امر ثلاثی میں جیسے اِضْرِبْ اِعْلَمْ ان مذکورہ مثالوں میں ہمزۃ الوصل کی ابتدا کسرہ کے ساتھ کی جائیگی۔

اور ہمزۃ الوصل حرف میں دو مقام پر آتا ہے اور ابتدا فتحہ کے ساتھ ہے

نمبر 1: اَیْمُ اللّٰہِ نمبر 2: اَیْمُنُ اللّٰہِ

اور جب ہمزۃ الوصل ہمزہ استفہام کے بعد آ جائے تو محذوف ہو جاتا ہے جیسے

اَسْتَغْفَرْتَ لَھُمْ قُلْ اَتَّخَذْتُمْ اَفْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِباً
وَاَطَّلَعَ الْغَیْبَ۔ اَسْتَغْفَرْتَ لَھُمْ۔ اَصْطَفَی الْبَنَاتِ۔ اَتَّخَذْتُمْ
اَسْتَغْفَرْتَ لَھُمْ قُلْ اَتَّخَذْتُمْ ااَفْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِباً۔
ااَطَّلَعَ الْغَیْبَ۔ ااَصْطَفَی الْبَنَاتِ۔ ااَسْتَغْفَرْتَ۔ ااَتَّخَذْتُمْ

ان مذکورہ مثالوں میں ہمزۃ الوصل کی ابتدا فتحہ کے ساتھ کی جائیگی جب ہمزہ الوصل ہمزہ استفہام اور لام تعریف کے درمیان میں آ جائے تو حذف نہیں کیا جائیگا بلکہ ابدال اور تسہیل کی جائیگی جب ابدال کیا جائیگا تو اس میں مد طول یعنی چھ حرکات کی جائیگی۔ اور جب تسہیل کی جائے گی تو اس میں قصر کی جائیگی یعنی دو حرکات، ایسے کلمات قرآن کریم میں چھ ہیں آلذّٰکَرَیْنِ سورہ انعام میں دو مقام پر، سورہ یونس میں دو مقامات پر سورہ نمل میں ایک مقام پر اور ءَاَعْجَمِیٌّ سورہ یونس میں ایک مقام پر اور سجدہ کے دوسرے ہمزہ میں تسہیل کی جائیگی اور بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ سورہ حجرات

میں لام اور ھمزۃ الوصل دونوں سے ابتدا کرنا جائز ہے۔

باب الحذف والاثبات

باب الواؤ

جاننا چاہئے ہر ایک واؤ مفرد ہے یا جمع۔ وصل کی حالت میں دو ساکن جمع ہونے کی وجہ سے حذف ہو جاتی ہے مگر یہ رسم اور وقف کی حالت میں ثابت رہتا ہے جیسے یَمْحُوا اللّٰہُ۔ مَا یَشَاءُ۔ مُلٰقُوا اللّٰہِ، وَمُرْسِلُوا النَّاقَۃِ وَجَابُوا الصَّخْرَ، وَکَاشِفُوا الْعَذَابِ۔ ان مذکورہ مثالوں میں واؤ رسم اور وقف کی حالت میں ثابت ہو مگر وصل کی حالت میں محذوف ہو جائیگا۔ مگر چار افعال میں واؤ رسم اور لفظ میں وقف اور وصل کی حالت میں محذوف ہے

یَمْحُ اللّٰہُ الْبَاطِلَ سورۂ شوریٰ میں یَوْمَ یَدْعُ الدَّاعِ سورۂ قمر میں وَیَدْعُ الْاِنْسَانُ سورۂ اسراء میں سَنَدْعُ الزَّبَانِیَۃَ سورۂ علق میں واؤ کی تمام حالتوں میں محذوف ہے۔

اسم میں جیسے وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ سورہ تحریم میں اس لئے کہ یہ جمع مذکر سالم ہے۔

باب الیاءت

ی ثابت ہے رسماً اور وقفاً جیسے اُولِی الْاَیْدِیْ وَالْاَبْصَارِ سورہ ص میں مگر یا وصل اور وقف کی حالت میں ثابت ہے اور ذَا الْاَیْدِ۔ اِنَّہٗ اَوَّابٌ میں تمام حالتوں میں محذوف ہے اور وہ بھی مُعْجِزِی اللّٰہِ، وَعَلَی الصَّیْدِ۔

وَحَاضِرِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ - وَاٰتِیَ الرَّحْمٰنِ - وَمُهْلِكِی الْقُرٰی وَالْمُقِیْمِی الصَّلٰوۃِ مذکور مثالوں میں ی رسم اور وقف کی حالت میں ثابت ہے مگر وصل کی حالت میں حذف کی جاتی ہے اور یا زائدہ ساکن سے پہلے واقع ہو۔

جیسے وَسَوْفَ یُؤْتِ اللّٰہُ سورہ نساء میں وَاخْشَوْنِ الْیَوْمَ سورہ مائدہ میں وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ سورہ یونس میں وَبِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ سورہ یونس میں اور سورہ والنازعات میں وَادِ النَّمْلِ سورہ نمل میں وَادِ الْاَیْمَنِ سورہ قصص میں الْجَوَارِ الْمُنْشَئٰتُ سورہ رحمٰن میں الْجَوَارِ الْكُنَّسِ سورہ تکویر میں لَهَادِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا سورہ حج میں صَالُ الْجَحِیْمِ سورہ روم میں فَمَا تُغْنِ النُّذُرُ سورہ قمر میں یُرِدْنِ الرَّحْمٰنُ سورہ یٰسین میں یٰعِبَادِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا پہلا جملہ سورہ زمر میں یُنَادِ الْمُنَادِ سورہ ق میں فَمَا اٰتٰنِیَ اللّٰہُ سورہ نمل میں مذکورہ مثالوں میں ی تمام حالتوں میں محذوف ہے

فَمَا اٰتٰنِیَ اللّٰہُ میں اختلاف ہے بعض کے نزدیک ی وقف کی حالت میں ثابت ہوتا ہے اور بعض کے نزدیک محذوف ہے راوی حفص کے نزدیک وقف کی حالت میں ی ثابت کرنا اور ی حذف کرنا دونوں جائز ہیں۔

باب الالف

الف اجتماع ساکنین کی وجہ سے وصل کی حالت میں حذف ہوجاتا ہے مگر رسم اور وقف میں ثابت ہے جیسے ذَاقَا الشَّجَرَةَ - كِلْتَا الْجَنَّتَيْنِ ۝ وَقَالَا الْحَمْدُ لِلّٰہِ - قِيلَا اُجْمِلُ - یٰاَیُّهَا النَّاسُ - یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ مگر تین مقامات پر الف رسماً

محذوف ہے اسلئے وقف اور وصل کی حالت میں بھی حذف ہوگا وہ مقامات جہاں حذف ہے اَیُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ سورہ زخرف میں وَیٰاَیُّهَ السَّاحِرُ سورہ رحمٰن وَاَیُّهَ الثَّقَلٰنِ میں مذکورہ مقامات میں وقف ھا ر کیا جائیگا۔

اور اتفاق ہے وقف کی حالت میں الف کو ثابت کیا جائیگا جیسے اِهْبِطُوْا مِصْرًا سورہ بقرہ میں وَلَیَكُوْنًا مِّنَ الصّٰغِرِیْنَ سورہ یوسف میں بِالنَّاصِیَةِ سورہ علق میں فَاِذًا لَّا یُؤْتُوْنَ سورہ نساء میں وَاِذًا لَّابْتَغَوْا سورہ اسراء میں لٰكِنَّا هُوَ اللّٰہُ سورہ کہف میں اَنَا نَذِیْرٌ سورہ حجر میں الظُّنُوْنَا سورہ احزاب میں قَوَارِیْرَاْ سورہ دہر میں پہلا مقام مذکورہ مثالوں میں الف رسم کی حالت میں ثابت ہے اس لئے وقف کی حالت میں ثابت رہے گا۔

مگر وصل کی حالت میں حذف کیا جائیگا سورہ دہر میں دوسرے مقام پر الف رسماً ثابت ہے مگر وصل اور وقف کی حالت میں حذف کیا جائیگا چار مقامات پر

نمبر1۔ اَلَآ اِنَّ ثَمُوْدَاْ كَفَرُوْا رَبَّهُمْ سورہ ھود میں

نمبر2۔ وَثَمُوْدَاْ وَاَصْحٰبَ الرَّسِّ سورہ فرقان میں

نمبر3۔ وَثَمُوْدَاْ وَقَدْ تَّبَیَّنَ لَكُمْ سورہ عنکبوت میں

نمبر4۔ وَثَمُوْدَاْ فَمَآ اَبْقٰی سورہ نجم میں

مذکورہ مقامات پر الف رسماً ثابت ہے مگر وصل اور وقف کی حالت میں محذوف ہے یہ باب روایت حفص کیمطابق ہے۔

قرآن کریم کی تلاوت اور تجوید کے متعلق چند احادیث مندرجہ ذیل ہیں

نمبر 1۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ کوئی قوم اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں جمع ہو کر تلاوت کلام پاک اور اس کا ورد نہیں کرتی مگر ان پر طمانیت اور سکون قلب نازل ہوتا ہے اور رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے اور رحمت کے فرشتے ان کو گھیر لیتے ہیں اور حق تعالیٰ اس کا ذکر فرشتوں کی مجلس میں فرماتا ہے (مسلم داؤد)

نمبر 2۔ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرماتے ہیں کہ

تم اللہ کی طرف رجوع اور تقرب اس چیز سے بڑھ کر اور کسی چیز سے حاصل نہیں کر سکتے جو خود اللہ سے نکلی ہے یعنی کلام پاک (ابوداؤد ترمذی)

نمبر 3۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ اللہ کے لئے لوگوں میں سے بعض لوگ خاص گھر کے لوگ ہیں صحابہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا قرآن شریف والے کہ وہ اہل اللہ ہیں اور خواص (النسائی وابن ماجہ)

نمبر 4۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ اتنی کسی کی طرف توجہ نہیں فرماتا جتنی اس نبی کی آواز کو توجہ سے سنتا ہے جو کلام الٰہی خوش الحانی سے پڑھتا ہے۔

نمبر 5۔ حضرت فضالۃ ابن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے اللہ تعالیٰ قاریٔ قرآن کی آواز کی طرف اس شخص سے زیادہ کان لگاتا ہے جو گانیوالی باندی کا گانا سن رہا ہو (ابن ماجہ)

نمبر 6۔ حضرت عبیدہ ملیکی رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ اے قرآن والو! قرآن کریم سے تکیہ نہ لگاؤ اور اس کی تلاوت شب و روز ایسی کرو جیسا کہ اس کا حق ہے کلام پاک کی اشاعت کرو اور اس کو اچھی آواز سے پڑھو۔ اس کے معنی میں غور فکر کرو تا کہ تم فلاح پاؤ اور اس کا بدلہ دینے میں طلب نہ کرو کہ آخرت میں اس کیلئے بڑا اجر و ثواب ہے (البیہقی)

نمبر 7۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں ضعفاء مہاجرین میں ایک مرتبہ بیٹھا ہوا تھا لوگوں کے پاس اتنا کپڑا بھی نہ تھا کہ جس سے پورا بدن ڈھانپ لیں بعض لوگ بعض کی اوٹ کرتے تھے اور قاری تلاوت کر رہا تھا کہ اتنے میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے اور بالکل ہمارے قریب ہو گئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے پر قاری خاموش ہو گیا تو حضور نے سلام کے بعد دریافت فرمایا کہ تم لوگ کیا کر رہے تھے؟

ہم نے عرض کیا کہ کلام اللہ سن رہے تھے حضور نے فرمایا تمام تعریف اس اللہ کیلئے ہے جس نے میری امت میں ایسے لوگ پیدا فرمائے کہ مجھے ان میں ٹھہرنے کا حکم دیا گیا اس کے بعد حضور ہمارے درمیان تشریف فرما ہو گئے تا کہ سب کے برابر رہیں کسی سے قریب یا کسی سے دور نہ ہوں اس کے بعد سب کو حلقہ کر کے بیٹھنے کا حکم فرمایا سب حضور کی طرف منہ کر کے بیٹھ گئے تو حضور نے ارشاد فرمایا کہ

اے فقراء مہاجرین تمہیں مژدہ نور ہو اس بات کا کہ تم اغنیاء سے آدھا دن پہلے جنت میں داخل ہوگے اور یہ آدھا دن پانچ سو برس کے برابر ہوگا (ابوداؤد)

نمبر 8۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا ہے کہ جو شخص ایک آیت کلام اللہ کی سنے اس کیلئے دو چند نیکی لکھی جاتی ہے اور جو شخص تلاوت کلام پاک کرے اس کیلئے قیامت کے دن نور ہوگا۔

نمبر 9 حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ کلام اللہ کو آواز سے پڑھنے والا اعلانیہ صدقہ کرنیوالے کے مشابہ ہے اور آہستہ پڑھنے والا خفیہ صدقہ کرنیوالے کے مانند ہے۔

نمبر 10۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ قرآن کریم ایسا شفیع ہے جس کی شفاعت قبول کی گئی اور ایسا وکیل ہے جس کی شفاعت تسلیم کر لی گئی ہے جو اسے سامنے رکھے اسے جنت کی طرف لے جاتا ہے اور جو اسے پس پشت ڈال دے اس کو جہنم میں گرا دیتا ہے (بن حیات)

نمبر 11۔ حضرت سعید بن مسلم رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا ہے کہ قیامت کے دن اللہ کے نزدیک کلام پاک سے بڑھ کر کوئی سفارش کرنیوالا نہ ہوگا۔

نمبر 12۔ حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ جو شخص کسی رات میں دس آیتوں کی تلاوت کرے وہ اس رات غافلوں میں شمار نہیں ہوگا۔ (الحاکمہ)

پیارے بھائیو! تم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بھولی بھالی بھیڑیں ہو۔ بھیڑیے تمہارے چاروں طرف ہیں۔ یہ چاہتے ہیں کہ تمہیں بہکاویں، تمہیں فتنہ میں ڈال دیں، تمہیں اپنے ساتھ جہنم میں لے جائیں، ان سے بچو اور دور بھاگو۔

دیوبندی ہوئے ، رافضی ہوئے ، نیچری ہوئے ، قادیانی ہوئے، چکڑالوی ہوئے، غرض کتنے ہی فتنے ہوئے۔ ان سب سے نئے گاندھوی ہوئے۔ جنہوں نے ان سب کو اپنے اندر لے لیا۔ یہ سب بھیڑیے ہیں۔ یہ سب تمہارے ایمان کی تاک میں ہیں، ان سب کے حملوں سے اپنا ایمان بچاؤ۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم، رب العزت جل جلالہ کے نور ہیں۔ حضور سے صحابہ روشن ہوئے، ان سے تابعین روشن ہوئے، تابعین سے تبع تابعین روشن ہوئے، ان سے ائمہ مجتہدین روشن ہوئے، ان سے ہم روشن ہوئے۔ اب ہم تم سے کہتے ہیں یہ نور ہم سے لے لو ہمیں اس کی ضرورت ہے کہ تم ہم سے روشن ہو، وہ نور یہ ہے کہ اللہ و رسول کی سچی محبت ان کی تعظیم اور ان کے دوستوں کی خدمت اور ان کی تکریم اور ان کے دشمنوں سے سچی عداوت، جس سے خدا اور رسول کی شان میں ادنیٰ توہین پاؤ پھر وہ تمہارا کیسا ہی پیارا کیوں نہ ہو فوراً ہی اس سے جدا ہو جاؤ۔ جس کو بارگاہ رسالت میں ذرا بھی گستاخ دیکھو پھر وہ تمہارا کیسا ہی بزرگ معظم کیوں نہ ہو اپنے اندر سے اسے دودھ سے مکھی کی طرح نکال کر پھینک دو۔

(وصایا شریف صفحہ 13 از مولانا حسنین رضا)